# خرافاتِ محرم، بریلی کے اعلیٰحضرت کی نظر میں!

تحریر: جناب محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد

ماہِ محرم، حرمت والا مہینہ ہے۔ حدیث میں اسے "**شہر اللہ**" یعنی "اللہ کا مہینہ" کہا گیا ہے۔ بعض لوگ بدعات و خرافات کا ارتکاب کر کے اس ماہِ مقدس کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ دس محرم کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ لیکن یہاں معاملہ اسکے برعکس ہے۔ اس روز حضرت حسینؓ کے نام پر پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں، مٹی کی کچی ٹھوٹھیوں میں دودھ، کھیر یا سویاں وغیرہ بھر کر ان پر ختم شریف دلا کر تقسیم کی جاتی ہیں۔ آغازِ محرم پر بعض نام نہاد "عاشقان حسینؓ" سڑکوں کے کنارے کھڑے ہو کر "رسہ کشی" کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو روک کر زبردستی ان سے "نیازِ حسینؓ" کیلئے رقم بٹورتے ہیں۔ اگر کوئی انکار کر دے تو "وہابی" کی چھاپ لگا دی جاتی ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ محرم میں سیاہ کپڑے بھی پہنے جاتے ہیں اور سوگ کی مجالس بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ شادی بیاہ کی ممانعت ہی نہیں بلکہ سختی سے اس کی پابندی کروائی جاتی ہے۔ ایسی حرکات اگر اہل تشیع سے سرزد ہوں تو بات پھر بھی کچھ سمجھ میں آجاتی ہے لیکن عجیب معاملہ ہے کہ یہ تمام غیر شرعی امور سنی کہلوانے والے بریلوی دوست بجالاتے ہیں۔ شہری حدود میں تو یہ سب ہوتا ہی ہے۔ مسلمان خواتین بن سنور کر قبروں کی ٹیپ ٹاپ کیلئے جاتی ہیں۔ ان کے پیچھے منچلے کچھ دل جلے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ پھر جو کچھ وہاں ہوتا ہے اس سے ماہ محرم کی حرمت پارہ پارہ ہو جاتی ہے گویا۔۔۔۔۔

خوب بجھتی ہے دلوں کی پیاس ایسے دور میں...... حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہم بریلی کے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی کے چند ارشادات پیش کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ بات بریلوی دوستوں کیلئے لمحہ فکریہ کا باعث ہے۔ کیونکہ بریلوی دوستوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ دوست اپنے اعلیٰ حضرت کی تعلیم سے منحرف ہو چکے ہیں۔ اس کا مشاہدہ گاہے بگاہے دیکھنے کو ملتا رہتا ہے۔ آیئے ملاحظہ فرمایئے کہ انکے اعلیٰ حضرت جی اس مسئلہ کے کیا فرماتے ہیں:

## مرثیہ خوانی میں شرکت

مرثیہ خوانی کا تعلق اگرچہ براہ راست شیعہ حضرات سے ہے، لیکن مشاہدہ ہے کہ بریلوی دوست بھی اس میں شرکت کر لیتے ہیں۔ جناب احمد رضا خان صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا ناجائز؟

**جواب**: ناجائز ہے۔ وہ مناہی و منکرات سے پُر ہوتے ہیں۔ (عرفانِ شریعت حصہ اول: ۱۶) ایک اور موقع پر حضرت بریلوی سے پوچھا گیا کہ.... کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلے میں کہ رافضیوں کی مجلس میں مسلمانوں کا جانا اور مرثیہ سننا، ان کی نیاز کی چیز لینا، خصوصاً آٹھویں محرم کو جب ان کے یہاں حاضری ہوتی ہے، کھانا جائز ہے یا نہیں؟ محرم میں بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور سیاہ کپڑوں کی بابت کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا.........

**الجواب**: (ان کے یہاں) جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے۔ ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے، ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم انکے ناپاک قلتین کا پانی تو ضرور ہوتا ہے۔ اور وہ حاضری سخت ملعون ہے، اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے۔ محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کہ شعارِ رافضیان ہے۔ (احکام شریعت: ۱/ ۱۲۶)

مزید پوچھا گیا کہ..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و خلیفہ مرسلین مسائلِ ذیل میں بعض اہلسنت والجماعت عشرۂ محرم میں نہ تو دن بھر

روٹی پکاتے ہیں نہ جھاڑو دیتے ہیں، کہتے ہیں : بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔ ان دس دنوں میں کپڑے نہیں اتارتے۔ ماہِ محرم میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔

**الجواب :** تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ (ایضاً : ۱/ ۱۲۷)

**ماہِ محرم میں نکاح** : بریلوی دوست محرم الحرام میں نکاح کرنا بہت برا تصور کرتے ہیں۔ جبکہ اعلیٰحضرت بریلوی سے پوچھا گیا :

کیا محرم اور صفر میں نکاح کرنا منع ہے ؟

**الجواب :** نکاح کسی مہینے میں (بھی) منع نہیں۔ یہ غلط مشہور ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت : ۱/ ۶۰)

**تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز چڑھانا**

سوال : تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا، عرائض بامید حاجت براری لٹکانا اور بنیت بدعتِ حسنہ اس کو داخلِ حسنات جاننا کیا گناہ ہے ؟

**الجواب :** افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں۔ بدعتِ سیئہ و ممنوع و ناجائز ہیں۔ (رسالہ تعزیہ داری : ۱۵)

اور صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں.... تعزیہ پر چڑھا ہوا، کھانا نہ کھانا چاہیے، اگر نیاز چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اسکے کھانے سے احتراز کریں اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہیے۔ (عرفان شریعت : ۱/ ۱۵)۔

**عورتوں کا قبرستان جانا** ماہِ محرم، بالخصوص عاشورۂ محرم کے دنوں میں عورتیں اور نوجوان لڑکیاں قافلہ در قافلہ قبروں کی لیپا پوچی کے لئے جاتی ہیں۔ انکے وہاں جانے سے جو فتنہ ظہور پذیر ہوتا ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ احمد رضا بریلوی عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ "**ویستحب زیارة القبور للرجال وتکره للنساء**" اور زیارتِ قبور مردوں کیلئے مستحب اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کہ امام قاضی سے سوال ہوا.... کیا عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے ؟..... فرمایا : ایسی بات میں جائز، ناجائز نہیں پوچھتے ! یہ پوچھو کہ اگر جائے تو کتنی لعنت ہو گی۔

**خبردار :** جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے تو سب طرف سے شیطان گھیر لیتے ہیں۔ اور جب قبر پر آتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ اور جب پلٹتی ہے تو اللہ کی لعنت کے ساتھ پھرتی ہے۔

**قبر کو اونچا بنانا** اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا کہ قبروں کو اونچا بنانا کیسا ہے ؟

**ارشاد :** خلافِ سنت ہے۔ میرے والد صاحب اور والدہ ماجدہ میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ.....بلند قبر حدِ شرع ایک بالشت ہے۔

**قبر پر چنائی کرنا یا نماز پڑھنا** اس مسئلہ میں حضرت بریلوی اس الفاظ میں فتویٰ صادر فرماتے کہ......قبر کے اوپر چنائی کرنا سب منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو محل سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا ہے۔

یہ مسائل تھے جنہیں ہم نے صرف بریلوی مذہب کے بانی اعلیٰحضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کے فتاویٰ کی روشنی میں بیان کیے ہیں۔ فقط اس لئے کہ بریلوی دوستوں کی اصلاح ہو سکے۔ اور وہ ان حقائق کو جان کر خود ساختہ بدعات و خرافات سے اپنے دامن کو مزید داغدار ہونے سے بچالیں۔ امید ہے کہ ہماری یہ کاوش ان دوستوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہو گی۔